بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

۷۳/۳۸ جلد | پیر یکم جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۵ امان ۱۳۶۳ھش ✦ ۵ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ امان/مارچ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی جرمنی میں وسیع پیمانے پر جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ

۲۵ مقامات پر نمازِ تہجد باجماعت کا التزام: ڈیڑھ ہزار تبلیغی کیسٹوں کی تقسیم: دس بیعتیں:

۲۸ جنوری ۱۹۸۴ء کو مغربی جرمنی کی جماعت نے وسیع پیمانے پر "یوم التبلیغ" منایا۔ اب تک جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے:۔

"یوم التبلیغ" کا آغاز نماز تہجد کے ذریعہ کیا گیا۔ جرمنی میں ۲۵ مقامات پر نماز تہجد باجماعت میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ساری جرمن قوم اور ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرے۔

یوم التبلیغ کی کامیابی کے لئے احبابِ جماعت کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے گئے۔ جرمن زبان میں تبلیغی دو کیسٹ قریباً ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں سارے جرمنی میں تقسیم کی گئیں جن میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشہد و سورہ فاتحہ کی تلاوت اور اس کا جرمن ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کی نظموں کے جرمن ترجمے بھی شامل ہیں۔ اس وقت تک ۱۳ بکسٹال لگانے کی رپورٹ موصول ہوئی ہے جن پر یہ کیسٹیں سنائی گئیں۔ تقریباً دو ہزار کتب تقسیم ہوئیں۔ ہزاروں افراد نے بکسٹال سے فائدہ اٹھایا۔ ۵۰ کے قریب تبلیغی وفود کے ذریعہ، قریہ قریہ۔ گھر گھر پیغامِ حق پہنچانے لٹریچر تقسیم کرنے اور تبلیغی گفتگو کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

مستورات کے علیحدہ وفود تشکیل دیئے گئے۔ جن میں بچوں اور بچیوں نے بھرپور حصہ لیا۔

بعض وفود ہسپتالوں میں بھی گئے اور ڈاکٹروں۔ نرسوں اور مریضوں کو پیغام حق پہنچایا۔ پانچ تبلیغی مذاکرے منعقد کئے گئے۔ جن میں تین جرمن اور دو اردو زبان میں ہوئے۔ چھوٹے پیمانے پر تبلیغی نشستیں اور گھروں میں زیر تبلیغ دوستوں کو بلا کر سوال و جواب کا انعقاد اس کے علاوہ ہے۔

ایک خوشکن اطلاع یہ ہے کہ اس موقعہ پر دس بیعتیں ہوئیں۔ ان بیعت کرنے والوں میں جرمن، فرانسیسی، پاکستانی اور چیکوسلواکیہ کے باشندے شامل ہیں۔ بعض دیگر افراد نے بھی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق جرمن، اردو، ترکی، انگریزی اور دیگر زبانوں میں لٹریچر کی تقسیم پانچ ہزار کے قریب ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس روز جرمن، پاکستانی، امریکن۔ ترک، یوگوسلاوین، عرب، انگریز، پولش، کمبوڈین، افریقن، انڈین، ہندو، سکھ اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں کے علاوہ، حکومت کے افسران۔ پادریوں، ڈاکٹروں، ٹیچرز اور ڈرائیوروں کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک!

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر مساعی کے اعلیٰ نتائج پیدا فرمائے اور جلد ہر ملک اور قوم اسلام کے نور سے منور ہو آمین یارب العالمین!

(وکالت تبشیر)

سرینام میں نئی مسجد احمدیہ کا افتتاح عمل میں آگیا:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا نام "مسجد نصر" تجویز فرمایا ہے:

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مشنری انچارج سرینام سے اطلاع دیتے ہیں کہ فوروبوشی (سرینام) کی مسجد نصر کا افتتاح ۱۹ فروری کو عمل میں آیا۔ اس مسجد کی بنیاد ۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء کو مشنری انچارج نے رکھی۔ اس موقعہ پر وہ تمام دعائیں دہرائی گئیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے مسجد سپین کی بنیاد کے وقت کیں۔ یہاں چھوٹی سی بہت فعال جماعت ہے جس کی مالی قربانی اور وقارِ عمل سے مسجد اپنی تکمیل کو پہنچی۔

احباب جماعت نے فراخ دلی سے مسجد کے لئے عطیہ جات پیش کئے۔ مشنری انچارج صاحب نے اپنے تین ماہ کا الاؤنس مسجد کے لئے دیا۔ احباب جماعت نے مسلسل وقارِ عمل کرکے دو ماہ سے کم عرصہ میں مسجد کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد کا نام "مسجد نصر" تجویز فرمایا۔ محترم مشنری انچارج صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سبھی احباب نمازی ہیں۔ اور نماز مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ مسجد کے قیام سے قبل ایک دوست کے گھر پر نمازیں پڑھتے تھے سبھی احباب قرآن مجید کا علم حاصل کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ امید ہے کہ مسجد کے قیام کے بعد جماعت اپنے اخلاص میں مزید ترقی کرے گی۔

حضرت مفتی محمد صادق کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جہاں کہیں ہماری جماعت ہو وہاں عبادت الٰہی کے لئے مسجد ضرور بنا لینی چاہیئے۔ مسجد خانہ خدا ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

● مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ سکوٹر کے ایک حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئے تھے۔ آج کل میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مربی صاحب کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

● مکرم ڈاکٹر نصیر احمد مبشر کا آسوکورے (غانا) سے تبادلہ لائبیریا میں ہو گیا ہے۔ وہاں آپ نے نومبر ۱۹۸۳ء میں نیا احمدیہ کلینک کھول دیا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ چند مہینوں کے اندر باوجود سخت مقابلہ کے کلینک کامیابی کی راہ پر گامزن ہے۔

محترم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کے بیٹے ہیں۔ آپ نے تعلیم الاسلام کالج سے ایف ایس سی کرنے کے بعد سکالرشپ لیا۔ اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ ہاؤس جاب کے دوران ہی آپ نے امریکہ کی ڈگری ۴.۵.۶ بھی حاصل کر لی۔ تین سال امریکہ میں ملازمت کرنے کے بعد آپ نے اپنی زندگی وقف کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سویڈرو (غانا) میں احمدیہ ہسپتال کا انچارج مقرر فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد آسوکورے احمدیہ ہسپتال میں آپ کا تبادلہ کر دیا گیا۔ جہاں آپ نے محترم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب سرجن کے ساتھ سرجری کے میدان میں کام کیا۔

اکتوبر ۱۹۸۳ء تک یہاں کام کرنے کے بعد اب آپ کا تبادلہ لائبیریا میں کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب کو پیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر)

● خاکسار کے والد محترم چوہدری مظفر حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(احمد حسین ایاز)
(کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

-- یکم جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

-- ۵ امان ۱۳۶۳ ہش

شرفِ عظیم کا مستحق بنانے والی عظیم ذمہ داری

اللہ تعالےٰ کے مامور اُس کے خاص چنیدہ اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں جو لوگ ان پر ایمان لاتے اور ان کے اعیان و انصار بنتے ہیں انہیں بھی اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں میں شامل کر کے بزرگی عطا فرماتا ہے۔ لیکن جتنا عظیم شرف انہیں عطا کیا جاتا ہے۔ اتنی ہی عظیم ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی جاتی ہے اور اس عظیم ذمہ داری کی کماحقہ ادائیگی پر ہی ان کی بزرگی موقوف ہوتی ہے۔

دراصل مامورین الٰہی ایسے وقت میں مبعوث کئے جاتے ہیں جب دنیا اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر جا لگتی ہے۔ ان کے سپرد یہ عظیم الشان کام کیا جاتا ہے کہ وہ انہیں آنے والی عظیم تباہی سے خبردار کر کے ہدایت کی راہ پر گامزن کریں اور اس طرح انہیں اس آنے والی تباہی سے بچائیں۔ یہی ذمہ داری ان کی وساطت سے ان پر ایمان لانے والوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ مامورین الٰہی انہیں باقاعدہ ایک جماعت کی شکل میں منظم کر کے انہیں یہ ذمہ داری پوری مستعدی سے ادا کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ چنانچہ مامورین الٰہی کی قوت قدسیہ سے مستفیض ہو کر ان کے متبعین انکی راہنمائی میں اس ذمہ داری کو کمال خوش اسلوبی سے ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

اس ضمن میں سب سے اہم اور مشکل ترین ذمہ داری افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں ان کا عظیم شرف اور عظیم ذمہ داری یاد دلاتے ہوئے نیز اس ذمہ داری کی کماحقہ ادائیگی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ (الحج آیت ۷۹)

ترجمہ:- اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار

(باقی دیکھیں ص۷ پر)

نیکوکار مرد کی علامات

دل پاک نظر پاک زباں پاک عمل پاک

سُن غور سے اے مردِ خردمند و نکوکار
دنیا میں فلاح پانے کے کچھ راز کچھ اسرار

ہر گام پہ تُو حق کی رضا مدِ نظر رکھ
کی جس نے عطا تجھ کو صلاحیتِ کردار

مختار بنایا تجھے ہر چیز کا جس نے
جس صانعِ قدرت کا ہے تو مظہر و شہکار

اس سے ہی لگا دل ہے جو شہ رگ سے بھی اقرب
اُس یار سے بڑھ کر نہیں کوئی بھی وفادار

ہو چشمِ بصیرت تو ہے روشن تری ہر رہ
تاریک اگر دل ہو تو الہام بھی بیکار

سجدے ترے عاری ہیں اگر سوزِ دروں سے
مقبول نہ ہوں گے وہ درِ یار پہ زنہار

جو رندوں کو آجاتی ہے صہبائے جنوں راس
کھلتے ہیں فقط ان پہ ہی میخانہ کے اسرار

محروم ہے کردار کی دولت سے اگر تُو
کس کام کی یہ شوخیٔ تقریر یہ گفتار

گفتار کا غازی تو بنا بھی تو بنا کیا؟
بننا ہے اگر غازی تو بن غازیٔ کردار

موقوف ہے اعمال پہ جنت ہو کہ دوزخ
حاصل ہے عمل کا ہی اِدھر نور اُدھر نار

اک جہدِ مسلسل ترا شیوہ ہو ہمیشہ
مسلک رہے حق گوئی و دلسوزی و ایثار

کام آتی ہے آخر نگہہ بندۂ مومن
تدبیر سے کھلتے نہیں تقدیر کے اسرار

پہچان ہے مومن کی یہ مومن کی نگہہ میں
ہر لحظہ مئے تقویٰ میں رہتا ہے وہ سرشار

دل پاک نظر پاک زباں پاک عمل پاک
فرسودہ رسومات و خیالات سے بیزار

توحید و رسالت کا دل و جاں سے فدائی
اللہ کے احکام کا پابند و پرستار

یہ ارض و سما کیا ہے تدبر بھی کبھی کر
دن چڑھتا ہے کیوں کس طرح آتی ہے شبِ تار

قطرے میں نہاں بحرِ شرارے میں ستارے
ہر ذرے میں کیوں مخفی ہے خورشیدِ پُر انوار

آزاد ہے بیعت سے امامت کی جو مومن
ظاہر میں تو آزاد ہے باطن میں گرفتار

محفوظ رہے قطرۂ نیساں جو صدف میں
بن جاتا ہے آخر وہی اک گوہرِ شاہوار

آئے بھلا کیا بوئے خوش اُس بند کلی سے
جس کا نہ صبا نے ہو کیا قلب و جگر تار

اُس فقر کی دولت سے خدا تجھ کو نوازے
جس فقر سے بن جائے تو اک پیکرِ ایثار

مستغنی رہے دولتِ دنیا سے تو ہر وقت
گو ملک میں ہوں درہم و دینار کے انبار

پیمانہ تری عمر کا ہونے کو ہے لبریز
صدیق تو عقبیٰ سے ہی رکھ اپنا سروکار

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۸۳ء

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم

آخری قسط

فتح مکہ

محترم حافظ مظفر احمد صاحب
استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

تاریخی خطبہ:

حضورؐ طواف سے فارغ ہو کر جب باب کعبہ کے پاس تشریف لائے تو آپؐ کے تمام جانی دشمن آپؐ کے سامنے تھے۔ آپؐ نے اس جگہ وہ عظیم الشان تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اپنے خونی دشمنوں کے لئے معافی کا اعلان تھا۔ مساوات انسانی کا اعلان تھا۔ کسی فخر کی بجائے، فخر و مباہات کا عدم کرنے کا اعلان تھا۔ پس یہ معرکہ آرا خطبہ بھی دراصل آپؐ کے خلق عظیم کا زبردست شاہکار ہے آپؐ نے فرمایا:۔

"لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ
لا شریک لہٗ نصر عبدہٗ
وھزم الاحزاب وحدہٗ۔"

اے لوگو! خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے فتح کے جو وعدے اس عاجز بندے سے کئے تھے وہ آج پورے کر دکھائے ہیں اور اس خدائے واحد لاشریک نے اپنے اس کمزور بندے کی مدد کر کے اس کے مقابل پر تمام جتھوں کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ آج تمام گزشتہ ترجیحات اور مفاخر، اور تمام انتقام اور خون بہا میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ میں ان سب کو کالعدم قرار دیتا ہوں۔

اے قوم قریش! اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کا غرور اور نام و نسب کی بڑائی ختم کر دی ہے۔ تمام لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنا تھا۔

پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی:۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم
من ذکر وانثٰی وجعلنٰکم
شعوبًا وّقبائل لتعارفوا
ان اکرمکم عند اللہ
اتقٰکم۔"

کہ اے لوگو! میں نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے قبیلے اور خاندان بنائے تاکہ آپس میں ایک دوسرے کی پہچان کرو۔ یقیناً خدا کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے مکہ والو! اب تم خود ہی بتاؤ۔ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں؟

وہ کہتے ہیں۔ آپؐ جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر آپؐ جیسے کریم انسان سے ہمیں نیک سلوک کی ہی امید ہے۔ اس سلوک کی جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔

سچا عفو:

حضرات! لوگ مکہ میں رسول اللہؐ کے داخلہ کو فتح قرار دیتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی فتح آپؐ کے خلق عظیم کی فتح تھی جس کا دشمن بھی اعتراف کر رہا تھا کہ اب تک جس وجود سے صرف اور صرف رحمت ہی ظاہر ہوئی۔ آج اس سے رحمت کی امید کیوں نہ رکھیں؟

لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"اذھبوا انتم الطلقاء
لا تثریب علیکم الیوم
یغفر اللہ لکم"

کہ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ تم سے کوئی پرسش نہ کی جائے گی اور صرف میں خود تمہیں معاف نہیں کرتا ہوں بلکہ اپنے رب سے تمہارے لئے عفو کا طلبگار ہوں۔

یہ وہ سچا عفو تھا جس کے چشمے میرے آقاؐ کے دل سے پھوٹے اور مبارک ہونٹوں سے جاری ہوئے۔

اس رحمت عام اور عفو تام کو دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں ہے۔ مستشرقین بھی اس حیرت انگیز معافی کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتے ہیں اور اس عظیم رسولؐ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ بطور نمونہ سٹین لے لین پول کا فتح مکہ کے بارہ میں تاثر بیان کرتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے:۔

"اب وقت تھا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) خونخوارانہ فطرت کا اظہار کرے۔ آپؐ کے قدیم ایذا دہندے آپؐ کے قدموں میں آ پڑے ہیں۔ کیا آپؐ اس وقت بے رحمی اور بیدردی سے ان کو پامال کریں گے؟ سخت عذاب میں گرفتار کریں گے؟ یا ان سے انتقام لیں گے؟؟ یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے کا ہے اس وقت ہم ایسے مظالم کے پیش آنے کی توقع کر سکتے ہیں جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور جن کا خیال کر کے اگر ہم پہلے سے نفرین و ملامت کا شور مچائیں تو بجا ہے۔ مگر یہ کیا ماجرا ہے کیا بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی؟ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں؟ واقعات سخت بیدرد ہوتے ہیں (کسی کی رعایت نہیں کرتے) اور یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی وہی دن آپؐ کی اپنے نفس پر فتح حاصل کرنے کا دن تھا۔ قریش نے سال ہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دیئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپؐ پر ڈالی تھی۔ آپؐ نے کشادہ دلی کے ساتھ ان تمام باتوں سے درگزر کی اور مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دیدیا۔"

"کیا ظلم کا عفو سے انتقام"

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے خلق عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فتح پا کر سب کا لاتثریب علیکم الیوم کہا اور اسی عفو تقصیر کی وجہ سے جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا، اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان پر روشن ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم بحاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

پس فتح مکہ کا دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہر تشدد کے الزام دور کرنے کا دن تھا۔ جب مکہ کو پیغمبر اسلام کی شوکت و جلال نے ڈھانپ لیا تھا۔ اور جب مسلمان فاتحین کے خوف سے عرب سرداروں کے جسم لرزاں تھے اور سینوں میں دل دھڑک رہے تھے۔ جب مکہ کی بستی ایک دھڑکتا ہوا دل بن گئی تھی۔

تو یہ وقت تھا کہ تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنایا جاتا لیکن یہ دن گواہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا اور فتح مکہ کا یہ دن ابدالآباد تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جبر و تشدد کے الزام کی نفی کرتا رہے گا۔

فتح مکہ کا سبق:

آخر میں فتح مکہ کا سبق بیان کرنا چاہتا ہوں۔

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ سے قبل عرب کہتے تھے کہ اگر محمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچے ہیں تو اپنی قوم پر ضرور غالب آئیں گے اور وہ قبول اسلام کے لئے صرف مسلمانوں کی فتح کا انتظار کر رہے تھے۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو عرب فوج در فوج اسلام میں داخل ہو گئے۔

اور اے جانثاران احمدیت! آج پھر دنیا اسلام کی فتح کا انتظار کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ کہ بظاہر دنیا کے حالات کے لحاظ سے یہ فتح ممکن نظر نہیں آتی لیکن فتح مکہ سے دو دن پہلے تک بھی تو کوئی شخص نہیں سمجھتا تھا کہ یہ انقلاب اتنی جلدی برپا ہو جائے گا۔ اب بھی یہی ہوتا ہے اور سب کچھ جماعت احمدیہ کی اس دوسری صدی میں ہوگا جس کو میں غلبۂ اسلام کی صدی کہتا ہوں۔

(ملخص از الفضل ۲ اپریل ۱۹۸۰ء)

اور ہمارے موجودہ امام نے ہمیں اس غلبہ کی تازہ نوید یہ سنائی ہے کہ:۔

"مجھے ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوں گے۔"

پس اے احمدیت کے سپوتو! اس فتح کے سفر کی تیاری کرو۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کی زادراہ ساتھ لے لو اور یاد رکھنا کہ فتح مکہ کا سب سے بڑا خلق عفو و کرم ہے۔

آؤ آج جب ہم احمدیت کی فتح کی چاپ سن رہے ہیں اس عہد کو تازہ کریں کہ فتح کے وقت اس خلق کو نہیں بھولیں گے اور ہم اپنے بعد میں آنے والوں کو بھی جن کے سروں پر بادشاہی کے تاج رکھے جائیں گے۔ یہی کہتے ہیں کہ اپنے دشمنوں کے ظلموں کو یاد کر کے اپنے خونوں میں جوش نہ پیدا ہونے دینا اور احمدیت کی کمزوری کے زمانہ کی لاج رکھنا تاکہ دنیا یہ نہ کہے کہ جب کمزور تھے تو دشمن کے سامنے دب کر رہے اور طاقت پائی تو انتقام کا ہاتھ لمبا کر دیا بلکہ تم اس وقت بھی صبر کرنا اور اپنا انتقام خدا پر چھوڑنا اور ہر قوم کے ساتھ عفو اور نرمی کا سلوک کرنا کیونکہ تم دنیا میں خدا کی آخری جماعت ہو اور جسے تم نے ٹھکرا دیا اس کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔

اے آسمان گواہ رہ! اور اے زمین تو بھی گواہ رہنا کہ ہم نے اپنی آنے والی نسلوں کو رحمۃ للعالمینؐ اور اس کے سچے غلام مسیح محمدی کی رحمت اور عفو کا پیغام پہنچا دیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین!

پیارے دوست محمد قاسم صاحب مرحوم کی یاد میں

از مکرم نثار احمد خان صاحب ۔ مربی سلسلہ علی پور

میرے ایک نہایت اچھے اور پیارے دوست ڈاکٹر محمد قاسم صاحب مرحوم آف واں بھچراں ضلع میانوالی دو اکتوبر ۱۹۸۳ء بعد دوپہر نشتر ہسپتال ملتان میں اس دار فانی کو چھوڑ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء کو واں بھچراں میں پیدا ہوئے۔ یہیں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا L.S.M.F کی ڈگری بہاولپور سے حاصل کی۔ اور ۱۹۷۲ء میں ایم۔ بی۔ بی ایس کی ڈگری نشتر میڈیکل کالج ملتان سے حاصل کی۔ پھر ضلع میانوالی کے مختلف ہسپتالوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ خاکسار کی ملاقات ڈاکٹر صاحب سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میانوالی میں ڈاکٹر رانا محمد الیاس صاحب ڈینٹل سرجن کے کمرہ میں ۱۹۷۸ء میں ہوئی۔ خاکسار ان ایام میں ضلع میانوالی میں مربی سلسلہ تعینات ہونے کی وجہ سے اکثر اوقات تبلیغ کے لئے ڈاکٹر رانا محمد الیاس صاحب کے پاس ہسپتال میں جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب موصوف بھی تشریف فرما تھے۔ تبلیغی باتیں ڈاکٹر رانا صاحب سے کر رہا تھا۔ مگر متاثر ڈاکٹر محمد قاسم صاحب ہو رہے تھے۔ چنانچہ جب گفتگو ختم ہوئی تو ڈاکٹر محمد قاسم صاحب نے مجھ سے لٹریچر طلب کیا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "دعوۃ الامیر" تھی۔ جو ڈاکٹر محمد قاسم صاحب کو دے دی۔ ان دنوں ڈاکٹر صاحب کلور کوٹ ضلع میانوالی کے سول ہسپتال میں میڈیکل آفیسر تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے کلور کوٹ میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد جب ڈاکٹر صاحب موصوف سے کلور کوٹ میں ملا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ وجہ یہ تھی کہ جب میانوالی میں ان سے ملاقات ہوئی تھی تو بہت مخالفانہ سوال تھے۔ لیکن جب "دعوۃ الامیر" کتاب کا مطالعہ کر بیٹھے تو اس قدر متاثر ہوئے کہ مخالفانہ رنگ یکسر بدل گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے سچ فرمایا ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

چنانچہ جلد ہی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

۱۶/۱۲/۷۹ کو حضور کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنے کا موقع بھی ڈاکٹر صاحب کو میسر آ گیا۔ بیعت کے وقت ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے بعد میں فرمانے لگے "واقعی آپ کے امام بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں۔ میں تو آج تک اندھیروں میں تھا۔ مربی صاحب آپکی بڑی مہربانی جو آپ نے یہ موقع فراہم کر دیا"۔ بہرحال ۶/۱/۸۰ کو تحریری بیعت بھی منظور ہو کر آ گئی۔

احمدیت کی نعمت پانے کے بعد اپنے آپکو بہت خوش قسمت محسوس کرتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد پہلا ابتلاء یہ آیا کہ مخالفت کی بنا پر آپ کی ٹرانسفر ہو گئی۔ چنانچہ اس کے بعد انہیں نوشہرہ ضلع سرگودھا سول ہسپتال میں کچھ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔

ڈاکٹر صاحب کے بارے میں آپکے مریضوں اور دوسرے سماجی لوگوں کا بیان تھا کہ "ڈاکٹر صاحب بہت نیک دل اور ہمدرد انسان ہیں"۔ اور ان کے دل کی نیکی حق کو پانے کا باعث بنی"۔

ویسے بھی ڈاکٹر صاحب، ایک مذہبی خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کے والد محترم اللہ بخش حافظ قرآن تھے۔ جو کہ وفات پا چکے ہیں۔ اسی طرح والدہ بھی وفات پا چکی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کو ۱۹۷۵ء میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی تھی۔ مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ حج کے دوران جو دعائیں کیں شائد ان دعاؤں کا ثمرہ خدا تعالیٰ نے مجھے احمدیت کی صورت میں دیا ہے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد جب اپنے ملک میں ان پر ابتلاء آئے تو مجھے کہنے لگے کہ اگر مجھے افریقہ کے کسی ملک میں خدمت کے لئے بھجوا دیا جائے تو مجھے وہاں زیادہ خوشی ہوگی۔

اپریل ۱۹۸۰ء میں مکرم فتح محمد صاحب ٹھیکیدار ربوہ کی بیٹی سے ان کی شادی ہوئی۔ مکرم فتح محمد صاحب نے صرف ان کی احمدیت کو دیکھا اور اپنی لڑکی ان سے بیاہ دی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے۔

مارچ ۱۹۸۲ء میں اچانک ریڑھ کی ہڈی میں درد ہوا۔ خود بھی علاج کرتے رہے لاہور میں بھی علاج کروایا مگر اگست ۱۹۸۲ء میں ان کی دونوں ٹانگوں میں زیادہ کمزوری ہو گئی۔ چنانچہ ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء کو نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہو گئے۔ راجہ افتخار احمد نیو سرجن نے آپ کی ہڈی کا اپریشن کیا جو کامیاب رہا۔ ۱۲ فروری ۱۹۸۳ء کو ۶/۵ ماہ کی تکلیف دہ زندگی سے نجات ملی اور صحت یاب ہو کر ربوہ پہنچے۔ مگر چند ماہ بعد ہی دوبارہ درد شروع ہو گیا اور ۱۶ جون ۱۹۸۳ء کو دوبارہ نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہوئے۔ ۲۱ جون کو پھر اپریشن ہوا مگر کینسر کی وجہ سے ۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو رحلت فرما گئے۔

ڈاکٹر صاحب انتہائی خوش اخلاق۔ ملنسار غریب پرور انسان تھے۔ محنت اور لگن سے مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ احمدیت کیلئے قربانی کا بہت زیادہ مادہ موجود تھا۔ کیونکہ ایک دفعہ میانوالی میں مسجد بنانے کے لئے زمین خریدنے کا پروگرام بنایا تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنا دس مرلے کا پلاٹ جو P.A.F میانوالی روڈ پر تھا۔ وقف کر دینے کا ارادہ کر لیا مگر بعض مصلحتوں کے سبب ڈاکٹر صاحب کی اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا جا سکا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کو حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بہت عشق تھا۔ اور جماعت کے بزرگوں سے بہت محبت تھی۔ صوبہ پنجاب کے امیر مکرم مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا سے اکثر ملاقات کرتے رہتے تھے۔ ان کے دل میں ان کا بہت احترام تھا۔ بیماری کے دوران چوپرٹہ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان کے نئے احمدی بزرگ جناب مکرم حافظ محمد یار صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو ان کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔ اور کہتے تھے کہ حافظ صاحب میرے بھائی ہیں۔

احمدیت کی خدمت کرنے کا بہت جذبہ تھا۔ تبھی بیماری سے پہلے نوشہرہ ضلع سرگودھا سے ربوہ کے نزدیک ۴۶ اڈہ میں اپنی ٹرانسفر کروائی تاکہ ربوہ آنے جانے میں آسانی رہے۔

نیز بیماری کے دوران اہلیہ محترمہ کا بیان ہے کہ کہا کرتے تھے "میں صحت یاب ہو کر جماعت کی بہت خدمت کروں گا" نیز کہتے تھے۔ "ربوہ میرا گھر ہے اور ربوہ ہی کو اپنا مسکن بناؤں گا"۔ اگرچہ وفات پانے کے بعد ڈاکٹر صاحب کے بھائی ان کی میت کو لے کر میانوالی چلے گئے۔ وہیں ان کو دفن کیا ہے مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ احمدی تھے۔ احمدیت کے متعلق نیک جذبہ تھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے نیک جذبہ کو قبول فرمائے۔ روحانی طور پر ربوہ ہی ان کا گھر بنا دے۔ جنت الفردوس میں ان کو بلند مقام عطا کرے اور ان کی اہلیہ محترمہ جنہوں نے بیماری کے دوران ڈاکٹر صاحب کی دن رات خدمت کی صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ ان کے دکھوں کا مداوا بن جائے۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ

چوتھا آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ

منعقدہ ۱۱، ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء

مرتبہ :- محترمہ ریحانہ شاہین قریشی ایم اے
بنت مکرم قریشی عبد الغنی صاحب

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی چوتھی آل پاکستان اتھلیٹکس و ٹورنامنٹ مورخہ ۱۱ فروری بروز ہفتہ شروع ہو کر ۱۲ فروری بروز اتوار بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئیں۔ الحمد للہ

امسال پاکستان کے ۲۸ شہروں اور ۹ دیہات سے تقریباً ۱۷۵ کھلاڑی لڑکیاں اس ٹورنامنٹ میں شامل ہوئیں۔ ربوہ کی کھلاڑی لڑکیوں کی تعداد ۳۸ تھی جو اس کے علاوہ تھیں۔ ہر ضلع کی کھلاڑی لڑکیوں کے جھنڈوں اور دوپٹوں کے رنگ مختلف رکھے گئے تھے۔ تمام کھلاڑی لڑکیاں صبح آٹھ بجے ہی اپنے جھنڈوں سمیت لجنہ ہال کی گراؤنڈ میں پہنچ چکی تھیں۔ تمام کھلاڑی لڑکیاں سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھیں۔ ہر ضلع کے جھنڈے اور دوپٹے کا ایک دوسرے سے مختلف اور خوبصورت رنگ میدان کی رونق اور خوبصورتی کو دوچند کئے ہوئے تھا۔ کھیل کے میدان کی سجاوٹ و آرائش کا کام محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ نے ۲۵ کارکنات کے ساتھ مل کر کیا۔ جبکہ کھیل کا گراؤنڈ خدام الاحمدیہ نے بڑی محنت سے تیار کیا۔

سفید شلوار قمیض سفید اور کالے دھاری دار سکارف باندھے۔ بنات الاحمدیہ متعدی سے اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ شائقین کے لئے سٹیج کی دائیں طرف کرسیاں لگا کر پنڈال بنائی گئی تھی۔ جہاں ساڑھے آٹھ بجے سے ہی مستورات کی ایک بڑی تعداد پہنچنا شروع ہو چکی تھی۔

۹-۳۰ پر حضرت سیدہ ام متین صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سٹیج پر تشریف لائیں کھیلوں کی باضابطہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اپنے خطاب کے ساتھ چوتھے آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس و ٹورنامنٹ کا افتتاح کیا۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ سرانسان کا ایک مطمع نظر ہوتا ہے اور ایک مسلمان کے لئے خدا تعالیٰ نے فاستبقوا الخیرات کا مطمع نظر پیش کیا ہے۔ اپنے کھلاڑیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کھیل کا میدان بھی مسابقت اطاعت اور فرمانبرداری کی روح آپ میں پیدا کرتا ہے۔ آپ جس مقصد کے لئے اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے آئی ہیں وہ مقصد بڑا ہی اعلیٰ ارفع اور شان والا ہے اور وہ مقصد یہی ہے کہ ہم نے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا کے جھنڈوں سے بلند رکھنا ہے۔ جہاں کھیل سے انسان کی صحت بہتر ہوتی ہے وہاں اس کی روح بھی پاک اور مستعد ہو جاتی ہے اور اس میں نیک جذبات۔ اتحاد و اتفاق اور عاجزی و مسکینی پیدا ہوتی ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ یہ ٹورنامنٹ پہلے تمام ٹورنامنٹس سے کامیاب ہوگا بڑی محبت و پیار سے کھیلیں۔ نہ جیتنے والے میں کبر پیدا ہو اور نہ ہارنے والا ہمت ہارے۔ خطاب کے بعد مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اپنی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری صحت جسمانی کے ساتھ جھنڈا لہرانے کے لئے کھیل کے میدان میں تشریف لے گئیں۔ آنمحترمہ نے ڈوری کھینچی اور پاکستان کا خوبصورت پرچم آپ پر پھولوں کی پتیوں کو بکھیرتا فضا میں لہرانے لگا۔ محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور خالدہ اشرف صاحبہ نے ترانہ پڑھا۔ بعد ازاں تمام کھلاڑی لڑکیوں نے مارچ پاسٹ شروع کی۔ مارچ پاسٹ کے بعد گذشتہ سال کی بہترین کھلاڑی شمیم افضل صاحبہ نے حلف وفاداری اٹھایا کھیلوں کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کیا گیا اور تمام کھلاڑی لڑکیاں نقطۂ آغاز پر پہنچ گئیں۔ اتھلیٹکس میں اس دفعہ دو کھیلوں کا اضافہ کیا گیا۔ ۴۰۰ میٹر ریس اور سائیکل ریس مجموعی طور پر مندرجہ ذیل اتھلیٹکس کروائی گئیں :-

۵۰ میٹر ریس۔ ۱۰۰ میٹر ریس۔ ۴۰۰ میٹر ریس۔ سائیکل ریس۔ ریلے ریس چائی ریس۔ بیک ریس۔ سیک ریس رکاوٹی دوڑ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ ڈسکس تھرو۔ شاٹ پٹ تھرو۔ اور جیولن تھرو۔

ٹورنامنٹ کے پہلے دن تمام اتھلیٹکس کے سیمی فائنل مقابلے کروائے گئے اور شام کو والی بال اور نیٹ بال کے بھی سیمی فائنل مقابلہ جات ہوئے۔ دوسری طرف خدام الاحمدیہ کے ہال ایوان محمود میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے سیمی فائنل مقابلہ جات صبح ۱۰ بجے سے شام چھ بجے تک ہوتے رہے۔

دوسرا دن :- ۱۲ فروری بروز اتوار

دوسرے دن ۱۲ فروری بروز اتوار کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترمہ مسز رضیہ درد صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں کھیلوں کے آغاز کا اعلان ہوا۔ تمام اتھلیٹکس کے فائنل مقابلے صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۱۲ بجے تک جاری رہے۔ اہم کھیلوں کے نتائج درج ذیل ہیں :-

۵۰ میٹر دوڑ۔

شمیم افضل	ربوہ	اوّل	۶.۴ سیکنڈ میں طے کیا
پروین کوثر	"	دوم	
ثمینہ بشیر	اسلام آباد	سوم	

۱۰۰ میٹر ریس :-

پروین کوثر	ربوہ	اوّل	۹.۴ سیکنڈ
ثمینہ بشیر	اسلام آباد	دوم	
نعیمہ بھٹی	ربوہ	"	
امنۃ الکبریٰ	"	سوم	

۴۰۰ میٹر ریس

ثمینہ بشیر	اسلام آباد	اوّل	۵۶.۲ سیکنڈ
نعیمہ بھٹی	ربوہ	دوم	
مسرت	"	"	
مسرت اقبال	احمد نگر	سوم	

سائیکل ریس :-

مہرین سانگلہ ہل		اوّل	۴۵ سیکنڈ
روبینہ شہناز	ربوہ	دوم	
بشریٰ نجم	"	سوم	

ہائی جمپ :-

شمیم افضل	ربوہ	اوّل	۴.۸ فٹ
طاہرہ خانم	فیصل آباد	دوم	۴.۵ "
نائلہ طاہرہ	چھور چک	سوم	۴.۲ "

لانگ جمپ :-

شمیم افضل	ربوہ	اوّل	۱۲.۴ فٹ
امۃ النصیر قمر	"	دوم	۱۲ "
نبیلہ احمد	احمد نگر	سوم	۱۱.۸ "

ڈسکس تھرو :-

نفیسہ عزیز	راولپنڈی	اوّل	۷۹.۹ فٹ
بشریٰ نجم	ربوہ	دوم	۷۵.۱۵ "
امۃ الباری	"	سوم	۵۹ "

شاٹ پٹ :-

امۃ الباری	ربوہ	اوّل	۲۳.۱۵ فٹ
نفیسہ عزیز	راولپنڈی	دوم	۲۳.۲ "
امۃ السلام	ربوہ	سوم	۲۲ "

جیولن تھرو :-

نفیسہ عزیز	راولپنڈی	اوّل	۶۳.۹ فٹ
امۃ السلام	ربوہ	دوم	۵۸ "
امۃ الباری	"	سوم	۵۲.۸ "

تمام میچز کے فائنل مقابلہ جات اتھلیٹکس کے بعد لجنہ ہال کی گراؤنڈ میں کھیلے گئے البتہ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے فائنل مقابلہ جات ایوان محمود میں صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ایک بجے تک زیر نگرانی محترمہ رفیعہ غزنوی صاحبہ ہوتے رہے۔

میچز کے نتائج :-

والی بال :-

فضل عمر کلب ربوہ : ونر ۳۰ پوائنٹس
شیخوپورہ ٹیم : رنر ۳ "

نیٹ بال :-

فضل عمر کلب ربوہ : ونر ۱۳ پوائنٹس
سرگودھا ٹیم : رنر ۹ "

ٹیبل ٹینس سنگل :-

عابدہ منصورہ ربوہ ونر
فریدہ انجم " رنر

ٹیبل ٹینس ڈبل :-

نبیلہ نصرت جہاں اور فریدہ انجم } ربوہ ونر
عصمت شریف اور عابدہ منصورہ } ربوہ رنر

بیڈمنٹن سنگل :-

ثمینہ کریم لاہور ونر
شمیم مجید شاہ تاج شوگر ملز رنر

بیڈمنٹن ڈبل :-

عصمت شریف اور طاہرہ اختر } ربوہ ونر
امۃ القیوم اور منصورہ } وزیرآباد رنر

بیڈمنٹن سنگل سینئر لجنہ :-

مجموعی طور پر ربوہ سب سے زیادہ یعنی ۱۰۴ پوائنٹ حاصل کر کے اوّل رہا دوسرے نمبر پر راولپنڈی ۲۱ پوائنٹ اور تیسرے نمبر پر اسلام آباد رہا جس نے ۱۲ پوائنٹس حاصل کئے۔

امسال دو نئے ضلعوں ٹوبہ ٹیک سنگھ اور وہاڑی نے بھی ٹورنامنٹ میں شرکت کی۔

جیمپس اور تھروز کی ریفری مس امۃ الحبیب صاحبہ جہلم اور امۃ النصیر شہناز صاحبہ ربوہ حال سرگودھا تھیں اور بقیہ اتھلیٹکس کی مس شہناز صاحبہ فضل عمر سکول ربوہ اور نفیسہ عزیز صاحبہ راولپنڈی اور امۃ الباسط صاحبہ فیصل آباد تھیں۔ بطور جج مس محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور ونر
" ممتاز مہتا صاحبہ " رنر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حامدہ سلطانہ صاحبہ اور مس امۃ المنان قمر صاحبہ نے بھی خدمات سرانجام دیں اور منصف برائے نقطۂ آغاز کے فرائض محترمہ رفیعہ راما صاحبہ نے ادا کئے۔

والی بال اور نیٹ بال کی انچارج محترمہ زہرہ رؤوف صاحبہ مظفر گڑھ تھیں اور بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کی انچارج محترمہ رفعیہ غزنوی صاحبہ اور ججز محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ربوہ محترمہ زینب حسن صاحبہ لاہور۔ محترمہ امۃ النور صاحبہ ربوہ تھیں۔

کارروائی تقسیم انعامات

اس تقریب کا آغاز شام ۴.۳۵ پر تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترمہ نجمہ صاحبہ (ربوہ) نے کی۔ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور خالدہ اشرف صاحبہ نے ترانہ پڑھا اور اس کے ساتھ ہی مارچ پاسٹ شروع ہوگئی۔ مارچ پاسٹ کے بعد مہمان خصوصی محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ ربوہ نے تمام مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بیڈمنٹن سنگل کی ٹرافی لجنہ لاہور۔ بیڈمنٹن ڈبل کی لجنہ ربوہ کو ملی۔ ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل کی ٹرافی لجنہ ربوہ نے حاصل کی۔ والی بال اور نیٹ بال کی ٹرافی بھی لجنہ ربوہ نے حاصل کی۔ مجموعی طور پر ربوہ اوّل رہا اس سال کی بہترین کھلاڑی شمیم افضل صاحبہ ربوہ کو قرار دیا گیا۔ آپ چار سال سے یہ اعزاز حاصل کر رہی ہیں۔ ایک خصوصی انعام محترمہ رفعیہ غزنوی صاحبہ ربوہ نے درشہوار صاحبہ پشاور کو دیا۔ اور محترمہ نفیسہ عزیز صاحبہ راولپنڈی نے شمیم افضل صاحبہ کو دیا۔ ایک اور خصوصی انعام محترمہ زاہدہ خان صاحبہ احمد نگر کو دیا گیا۔ مہمان خواتین کی دوڑ کا اوّل انعام محترمہ ناصرہ ممتاز صاحبہ ربوہ اور دوم محترمہ صفیہ نعیم النساء صاحبہ ربوہ کو ملا۔ مجلس عاملہ کی دوڑ میں اوّل انعام امۃ الکریم مفتی صاحبہ ربوہ اور دوم ناصرہ افغانی صاحبہ ربوہ نے حاصل کیا لجنہ اماء اللہ ربوہ نے امۃ الکریم مفتی صاحبہ اور امۃ الناصر نصرت صاحبہ کو خصوصی انعام دیا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے چند خصوصی انعام محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ ربوہ۔ امۃ الکریم مفتی صاحبہ ربوہ نفیسہ عزیز صاحبہ راولپنڈی۔ محترمہ زہرہ رؤوف صاحبہ مظفر گڑھ۔ محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ جہلم۔ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ فیصل آباد مس شہناز صاحبہ فضل عمر سکول ربوہ اور محترمہ زینب حسن صاحبہ ربوہ کو دیئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ نے سادہ اور دلنشین انداز میں خطاب کیا آپ نے انعامات اور ٹرافی حاصل کرنے والیوں کو مبارکباد دی اور دیگر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ آپ نے فرمایا کہ انسان تو اپنی زندگی کا آغاز ہی کھیل سے کرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی جدوجہد میں حصہ لینے لگتا ہے آپ نے کہا کہ آپ نے پردہ میں رہتے کے باوجود جس شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ہے برقعہ پوش مسلمان عورت کے لئے یہ بات بڑی عظمت کی حامل ہے۔ کہ وہ پردہ کے باوجود اتنے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرے۔ کھیل انسان میں ضبط نفس اور خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔

۴.۵۵ پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تقریب کے اختتام کا اعلان فرمایا آپ نے تمام کارکنات۔ ججز۔ ڈی پیئر اور ناظرین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ خدا انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید کرتی ہوں کہ میری آواز ان غیر حاضر لجنات تک بھی پہنچ جائے گی جو آج یہاں حاضر نہیں ہیں۔ لیکن آئندہ وہ اس میں ضرور شریک ہوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں امید رکھتی ہوں کہ ایک دن آئے گا جب نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا سے کھلاڑی لڑکیاں مرکز میں اس تقریب میں شرکت کے لئے آئیں گی اور اس پر فخر محسوس کریں گی۔ قومی ترانہ کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ پانچ بجے معزز مہمانوں اور کھلاڑی لڑکیوں کو ریفرشمنٹ دی گئی اور تقریباً ساڑھے پانچ بجے یہ سادہ اور پُروقار تقریب دعاؤں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد ارشد اعوان احمد نگر)

جھگڑوں کا انجام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وہ جھگڑے کرتا ہے اور آخر سب کچھ چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ابھی فیصلے بھی نہیں ہوئے ہوتے تو اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت اسے پتہ چلتا ہے کہ میرا سے ہی کچھ نہیں۔ محض ایک تماشہ تھا میں نے چند دن شور شرابا ڈالا ہے اور اب حسرتیں لئے بیماریاں لئے دکھ لئے اور ایک جھگڑا کرنے والی اولاد پیچھے چھوڑتے ہوئے جو برکتوں سے محروم ہو چکی ہے جو نیکیوں کی لذتوں سے ناآشنا ہو چکی ہے دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ میں یہ جھگڑے اور ذلالتیں اور یہ عذاب اپنی اولاد کو ورثہ میں دے کر اس دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ بھی اس کی زندگی کا ماحصل نہیں ہوتا اور اس کے بعد جو دوسری آخرت آنے والی ہے اس میں اور بھی شدید تر عذاب اس کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔" (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۸۲ء)

(نظارت اصلاح و ارشاد)۔

قرارداد تعزیت

ہم اراکین جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین اپنے اس خصوصی اجلاس میں مکرمہ و محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ شیخ بشارت احمد صاحب (جو محترم صوفی عبدالغفور صاحب سابق مبلغ چین کی ہمشیرہ تھیں) کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحومہ ایک زاہدہ عابدہ اور سلسلہ احمدیہ کی فدائی خاتون تھیں اور جماعت کے مفادات کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرتیں۔ چنانچہ جب مسجد کے لئے زمین کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے اپنا ذاتی پلاٹ بطور عطیہ پیش کر دیا۔

آپ طویل عرصہ تک لجنہ اماء اللہ منڈی بہاؤالدین کی صدر کے طور پر فرائض ادا کرتی رہیں۔ دینی امور کے تقدس اور جماعت کے وقار کی پاسداری کے لئے بڑی باغیرت ثابت ہوئی تھیں۔ نظام سلسلہ کی اطاعت کے معاملہ میں کسی رو رعایت کی قائل نہ تھیں اور ایسے مواقع پر ہر کارروائی کے لئے جو نظام کی اطاعت اور سربلندی کے لئے ہو دلیرانہ اقدام کرتیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ (ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین)

مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۸۴ء)

تحریک جدید کیا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کے مبارک الفاظ میں:۔

"تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔"

جو جدوجہد آپ پر واجب ہے کیا آپ اس میں حصہ لے رہے ہیں؟

(وکیل المال اوّل)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا:۔

"بچوں میں ان باتوں کو پیدا کرنے کی کوشش کریں ان میں جھوٹ کی عادت نہ ہو غیبت کی عادت نہ ہو۔ چغل خوری کی عادت نہ ہو۔ ظلم کی عادت نہ ہو دھوکہ اور فریب کی عادت نہ ہو۔ غرض جس قدر اخلاق ہیں وہ ان میں پیدا ہو جائیں اور جس قدر بدیاں ہیں ان سے وہ بچ جائیں تاکہ وہ قوم کا ایک مفید جسم بن سکیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

مجالس خدام و اطفال ۲ تا ۹ مارچ ہفتۂ وصولی منائیں! (مہتمم مال مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کرو کیونکہ) اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ رہو پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بزرگی تو عطا فرمائی ہے لیکن بزرگی کا انحصار اس امر پر ہے کہ مومن شہداء علی الناس یعنی لوگوں کے نگران ہونے کا اپنے عمل سے ثبوت دیں۔ وہ اس امر کا ثبوت اسی طرح دے سکتے ہیں کہ ظلمت میں بھٹکنے والی دنیا کو جو اپنی بد اعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے جا لگی ہے۔ ہدایت کی راہ پر گامزن کر کے اسے تباہی سے بچائیں۔ جہاں اس کے لئے جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ کی رو سے دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے میں انتہائی کوشش اور جدوجہد کا بروئے کار لانا ضروری ہے۔ وہاں اقامۃ الصلوٰۃ ایتاء الزکوٰۃ اور اعتصام باللہ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں سے کام لینا بھی ازبس ضروری ہے کیونکہ دعوت الی اللہ کی مساعی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے بغیر نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں۔ دنیا کو تباہی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے اور اس ذریعہ سے کام لینے کی عظیم ذمہ داری مومنوں کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

اس عظیم ذمہ داری سے پہلوتہی یا اس کی حقہ ادائیگی میں غفلت کا انجام بہت ہی ہولناک ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ عظیم شرف اور سُمّٰکُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کے استحقاق سے محرومی لازمی ہے۔ خدا کی نگاہ میں تو اس شرف کے مستحق وہی قرار پائیں گے جو اس کے نتیجہ میں عائد ہونے والی عظیم ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس شرف کو بحال کرنے کے لئے ہی اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کامل کو مبعوث فرمایا ہے اور اُمّتِ مرحومہ ایک ایسی جماعت قائم فرمائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ کی مصداق ثابت ہو اور دنیا کو راہ ہدایت کی طرف لا کر اسے تباہی سے بچانے کا وسیلہ بنے۔

"سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

ولادت

- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۲ فروری ۸۴ء کو تیسری لڑکی عطا فرمائی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

محمد جمعن سہتو

(الیف ۱۰۱/۱۷ اسٹیل ٹاؤن کراچی ۴۹)

- خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۷ فروری بروز سوموار تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ

بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں گزارش ہے کہ نومولود کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت و تندرستی والی لمبی فعال عمر عطا فرمائے۔ اور نیک اور صالح۔ دیندار خادم دین بنائے۔

نومود چوہدری محمد انور سیکرٹری مال چک جھمرہ آف چوہدری والا کا پوتا اور مکرم کیپٹن چوہدری محمد شفیع صاحب کا نواسہ ہے۔

(چوہدری محمد امجد جمیل فیصل آباد)

اعلان دار القضاء

- مکرم طارق مسعود احمد صاحب ولد ایم اے خواجہ لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ امۃ الحمید شفقت بیوہ خواجہ مسعود احمد صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں ان کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ کے کھاتہ ۸۷۵۲/۲۸۴-۱۱۷ میں مبلغ ۲۵۰/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں جن کو یہ رقم مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں لہٰذا یہ رقم مجھے دینے کا فیصلہ فرمایا جائے۔

۱۔ عمران خواجہ ۲۔ مودود احمد ۳۔ مقبول احمد ۴۔ اے۔ بی احمد صاحب ۵ منصور احمد صاحب ۶۔ مشہود احمد صاحب ۷۔ لبنیٰ مسعود ۸۔ داؤد احمد

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

- مکرم چوہدری حمید احمد صاحب آف سوامی نگر لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ پلاٹ ۱۹/۲ محلہ دار النصر ربوہ محترمہ نصرت آراء صاحبہ زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب انجینئر کے نام الاٹ کر دیا جائے۔ والد صاحب مرحوم کے دیگر ورثاء نے اس پر رضامندی تحریر کر دی ہے۔

اس انتقال پلاٹ پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

- مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ ۲/۹ دار النصر ربوہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ محمودہ شوکت صاحبہ بنت مکرم چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم (ترکہ مکرم چوہدری سعد الدین صاحب) کے نام الاٹ کیا جائے۔ مکرم چوہدری سعد الدین صاحب مرحوم کے دیگر ورثاء نے اس پر رضامندی تحریر کر دی ہے۔

اس انتقال پلاٹ پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

- محترمہ مبارکہ حمید صاحبہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست کی ہے کہ ان کی والدہ صفیہ ہاشمی صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ شدہ پلاٹ ۲۸/۱ رقبہ دس مرلہ محلہ دار العلوم شرقی کو میرے نام منتقل کیا جائے۔ کیونکہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی میں اکلوتی وارث ہوں۔ میرا اور کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔

اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔ (ناظم دار القضاء)

۳۱ مارچ سے پہلے ادائیگی کا ثواب

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی ادائیگی ۳۱ مارچ سے پہلے فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخ تک ادا کرنے والے مجاہدین سابقون میں شمار ہوتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل)

ناظمین / زعماء مجالس انصار اللہ

نئے دیہات کو حقیقی اسلام سے منور کرنے کا پروگرام انفرادی اور اجتماعی رنگ میں باقاعدگی سے جاری رکھیں اور اپنی مساعی سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

"پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو ∴ جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں۔"

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

مطالبۂ تحریک جدید: "نوجوان خدمتِ دین کیلئے زندگیاں وقف کریں!" قیادت تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلسِ مشاورت

جملہ امرائے اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ / امان ، یکم اپریل / شہادت ۱۹۸۴ء ۱۳۶۳ ہش بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

- (۱) نمائندگانِ شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک دفتر سیکرٹری مجلس مشاورت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمادیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور مطابق قواعد ہو۔
- (۲) نمائندگانِ شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔
- (۳) مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔
- (۴) نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

(سیکرٹری مجلسِ مشاورت)

بقیہ سرنیام (صفحہ اوّل سے آگے)

جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد بن گئی وہاں سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں یا شہر ہو جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں۔ اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو وہاں ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت خالص ہو ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر ڈال دو تاکہ بارش اور دھوپ سے بچاؤ ہو۔

(ذکر حبیب ص ۱۹۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا ارشاد ہے:۔

"مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا۔ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ"

جس نے خدا کی رضا کی خاطر مسجد تعمیر کی اللہ نے اس کا جنت میں گھر بنایا۔

(مشکوٰۃ باب المساجد)

مسجد کی اصل آبادی دعاؤں، نمازوں اور ذکر الٰہی سے ہوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سرنیام اور دوسرے ممالک میں بسنے والے سب احباب کو مساجد کی تعمیر اور اس کی حقیقی آبادی کی توفیق عطا فرمائے آمین!

(وکالت تبشیر)

فضل عمر ہسپتال میں آئی کیمپ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۴ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کے ماہرین کی ایک ٹیم آنکھوں کے آپریشن کرے گی۔ آنکھوں کا آپریشن کروانے والے مریض اپنے نام فضل عمر ہسپتال میں لکھوا دیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں

ضرورت ہے

فضل عمر ہسپتال میں گائنی سپیشلسٹ اور گائنی رجسٹرار کی دو اسامیوں کے علاوہ ٹرینڈ نرسوں اور میل نرسوں کی بعض اسامیاں خالی ہیں۔ احباب و خواتین اپنے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے فوری رجوع کریں۔

(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعانت الفضل

- محترمہ حبیب النساء بھٹہ نے اپنے بھتیجے عطاء المنعم کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے ۳۵/- روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں جملہ احباب بچہ کے نیک خادم دین اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
- محترمہ نسیم بشریٰ صاحبہ فیکٹری ایریا ربوہ نے ۱۰/- روپے برائے اعانت الفضل بھجوائے ہیں اور دعا کی درخواست کی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے اموال و اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین (مینیجر الفضل)

خصوصی درخواست دعا

مجھے آج کل دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔ متضاد خون کی وجہ سے پچھلے سال میرا بیٹا فوت ہوگیا اب دوسرے بچے کی پیدائش متوقع ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے کچھ اچھی نہیں۔ اب صرف خدا تعالیٰ کی ذات میرے لئے بہتری کر سکتی ہے۔ تمام بزرگوں سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے نیک، صحت مند اور لمبی زندگی والا بچہ عطا فرمائے۔ آمین۔

دوسرے مجھے او نیگیٹو O خون کی ضرورت ہے جو بڑی مشکل سے ملتا ہے کسی بہن بھائی کا یہ گروپ ہو تو وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں کیونکہ پیدائش کے فوراً بعد بچے کا خون بدلا جائے گا۔ سب دعا کریں کہ یہ پیچیدہ مرحلہ آسانی سے گزر جائے اور خدا تعالیٰ ہر مصیبت اور پریشانی سے دور رکھے۔ آمین۔

(قرۃ العین پیر انصار الدین 59/E سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ سعادتمند وہ ہے جو نصیحت پکڑے اپنے غیر کے حال سے (حدیث النبی)

انشاء اللہ العزیز

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہود دواخانہ چوک داتہ زید کا

جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے

میں ۱۵-۱۶ مارچ کو حاضر ہوں گے

مینیجر: مشہود دواخانہ چوک داتہ زید کا

نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

اکسیر سرکن

جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔

فی پیکٹ -/۳ ، درجن -/۲۷

گرس ۳۰۲/۴۰

بونس علاوہ: تفصیلات کے لئے

کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

ایک کوٹھی

ریلوے کراسنگ گول بازار

مسجد اقصیٰ روڈ پر کرایہ کیلئے خالی ہے

رابطہ مولوی محمد تقی محلہ دارالرحمت ربوہ سے کریں